ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 01. January-March 2026.Page# 2673-2678
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Historical and Daʿwah-Centered Analysis of the Migration to Abyssinia and a Critical Study of the Evolutionary Paradigms in Seerah Historiography

ہجرت حبشہ کا تاریخی و دعوتی مطالعہ اور سیرت نگاری کے ارتقائی اسلوب کا تجزیہ

Asif Nawaz
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
asifnawaz359@gmail.com
Dr. Tahira Batool
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
tahira.batool@kust.edu.pk
Mr. Muhammad Salman Qureshi
Lecturer, Department of Islamic Studies, Kohat University of Science and Technology, Kohat
salmanqureshi@kust.edu.pk

Abstract

The migration to Abyssinia (al-Hijrah ilā al-Ḥabashah) represents a pivotal milestone in early Islamic history, marking not only a strategic response to persecution in Makkah but also the first instance of Islam's engagement beyond the Arabian Peninsula. This study provides a comprehensive historical and daʿwah-oriented analysis of the migration, highlighting its socio-political, religious, and strategic dimensions. It examines the circumstances that compelled the early Muslims to migrate, the rationale behind the Prophet Muhammad's (peace be upon him) selection of Abyssinia as a destination, and the significance of the just rule of Negus (al-Najāshī). The research further explores the diplomatic encounter between the Quraysh envoys and the Muslim representatives, particularly the eloquent address of Jaʿfar ibn Abī Ṭālib, which exemplifies the universal message of Islam and its compatibility with other monotheistic traditions. In addition, the study critically analyzes the evolution of Seerah historiography, comparing classical narrative styles with modern analytical approaches in documenting the event.

The findings suggest that the migration to Abyssinia was not merely an act of refuge but a well-calculated strategic initiative that contributed to the preservation of faith, the establishment of interfaith dialogue, and the globalization of the Islamic message. It also underscores the enduring relevance of this event in understanding minority Muslim experiences and ethical coexistence in pluralistic societies.

Keywords: *Migration to Abyssinia, Islam, Seerah, Historiography, Daʿwah Strategy, Negus, Quraysh, Interfaith Dialogue, Islamic History, Strategic Migration, Muslim, Minority*

تعارف

اسلامی تاریخ میں ہجرت حبشہ ایک ایسا سنگ میل ہے جس نے نہ صرف مسلمانوں کو مکہ کے بدترین مظالم سے نجات دلائی بلکہ بین الاقوامی سطح پر اسلام کے دعوتی مشن کی بنیاد بھی رکھی۔ یہ واقعہ نبوت کے پانچویں سال پیش آیا، جب قریش کی دشمنی اور تشدد اس حد تک بڑھ گیا کہ کمزور اور بے سہارا مسلمانوں کا مکہ میں رہنا محال ہو گیا۔ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی بصیرتِ نبوی سے کام لیتے ہوئے صحابہ کرام کو ایک ایسے ملک کی طرف ہجرت کا مشورہ دیا جہاں کا حکمران انصاف پسند تھا اور وہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا تھا۔ یہ سرزمین حبشہ تھی، جو موجودہ دور میں ایتھوپیا، اریٹیریا، صومالیہ اور جیبوتی کے علاقوں پر مشتمل تھی۔ حبشہ کی یہ ہجرت محض ایک فرار نہیں تھی بلکہ ایک سوچی سمجھی تزویراتی (strategic) حکمت عملی تھی، جس کے ذریعے اسلام کے پیغام کو جزیرہ نما عرب سے باہر ایک مستحکم عیسائی مملکت تک پہنچایا گیا۔ سیرت نگاری کے مختلف ادوار میں اس واقعے کو مختلف اسالیب میں قلمبند کیا گیا ہے، جہاں قدیم سیرت نگاروں نے قبائلی تفصیلات اور اشعار پر توجہ دی، وہیں جدید محققین نے اس کے سیاسی اور سماجی اثرات کا تجزیہ کیا ہے۔

ہجرت حبشہ کا تاریخی پس منظر اور مکہ کے حالات

بعثتِ نبوی کے ابتدائی تین سال دعوتِ اسلام کا کام خفیہ طور پر ہوتا رہا، لیکن جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس پیغام کو علی الاعلان عام کیا گیا تو مکہ کا سیاسی اور سماجی ڈھانچہ لرز اٹھا۔ قریش مکہ جو بت پرستی اور قبائلی عصبیت کے علمبردار تھے، انہوں نے اسلام کو اپنے اقتدار اور معیشت کے لیے خطرہ تصور کیا۔ مکہ میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا جس میں جسمانی تشدد، سماجی بائیکاٹ اور معاشی تنگی شامل تھی۔ حضرت بلال حبشی، حضرت عمار بن یاسر اور ان کے والدین پر ہونے والے مظالم اس عہد کی بربریت کی چند مثالیں ہیں۔ تاہم، یہ تشدد صرف غلاموں یا کمزور طبقے تک محدود نہیں تھا بلکہ معزز قبائل سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو بھی ان کے اپنے رشتہ داروں نے نشانہ بنایا۔ اسی تناظر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی تاکہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

سرزمینِ حبشہ کا انتخاب اور تزویراتی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہجرت کے لیے حبشہ ہی کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کے پیچھے کئی مذہبی، جغرافیائی اور سیاسی وجوہات کارفرما تھیں۔ حبشہ ایک قدیم عیسائی ریاست تھی جس کے حکمران نجاشی (Negus) کو اس کی عدل و انصاف کی وجہ سے شہرت حاصل تھی۔ عربوں کے حبشہ کے ساتھ قدیم تجارتی تعلقات تھے اور مکہ کے تاجر کثرت سے وہاں کا سفر کرتے تھے، اس لیے مسلمان وہاں کے حالات سے ناواقف نہیں تھے۔ سیاسی طور پر حبشہ ایک آزاد اور خود مختار ریاست تھی جو بازنطینی اور ساسانی اثر و رسوخ سے کافی حد تک دور تھی، جس کی وجہ سے قریش مکہ وہاں براہِ راست مداخلت نہیں کر سکتے تھے۔

حبشہ اس وقت معاشی خوشحالی اور سیاسی استحکام کے دور سے گزر رہا تھا، اگرچہ اس کی طاقت میں کچھ کمی آنا شروع ہو گئی تھی، لیکن یہ اب بھی ایک محفوظ پناہ گاہ ثابت ہو سکتی تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ "وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے پاس کسی پر ظلم نہیں ہوتا" دراصل مسلمانوں کو ایک ایسی ریاست کی طرف بھیجنا تھا جہاں قانون کی حکمرانی موجود ہو۔

- **پہلی ہجرتِ حبشہ: آغاز اور شرکاء**

نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینے میں مسلمانوں کا پہلا گروہ مکہ سے حبشہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس قافلے میں 11 مرد اور 4 خواتین شامل تھیں (بعض روایات کے مطابق 12 مرد اور 5 خواتین)۔ اس گروہ کی قیادت حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ اس پہلی ہجرت کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد پہلے خاندان ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔

ہجرت کے تزویراتی مراحل اور سفر کی تفصیلات

مسلمانوں نے قریش کے تعاقب سے بچنے کے لیے یہ سفر نہایت رازداری سے کیا۔ وہ پیدل اور سواریوں پر مکہ سے نکلے اور شعیبہ کی بندرگاہ تک پہنچے، جو اس زمانے میں جدہ سے پہلے مکہ کی اہم بندرگاہ تھی۔ وہاں خوش قسمتی سے دو تجارتی بحری جہاز موجود تھے جنہوں نے پانچ درہم کے عوض مسلمانوں کو حبشہ پہنچانے پر آمادگی ظاہر کی۔ قریش کو جب اس ہجرت کی اطلاع ملی تو انہوں نے تعاقب کیا، لیکن جب تک وہ ساحل پر پہنچے، جہاز روانہ ہو چکے تھے۔

پہلے مہاجرین نے حبشہ میں چند ماہ گزارے۔ وہاں انہیں مکمل مذہبی آزادی حاصل تھی اور وہ بغیر کسی خوف کے اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ تاہم، کچھ عرصے بعد مکہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ قریش نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کا تعلق اکثر سیرت نگاروں نے "واقعہ غرانیق" سے جوڑا ہے، جس کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کے دوران (نعوذ باللہ) بتوں کی تعریف میں کچھ کلمات کہے تھے، جس پر مشرکین سجدے میں گر گئے تھے۔ جدید محققین

اور محدثین نے اس واقعے کو سند اور متن کے لحاظ سے من گھڑت قرار دیا ہے اور اسے مسترد کیا ہے۔ حقیقت یہ تھی کہ سورہ نجم کی تلاوت کے دوران جو ہیبت اور قرآن کا اثر تھا، اس کی وجہ سے مشرکین بے اختیار سجدے میں گر گئے تھے، جسے دور دراز بیٹھے مہاجرین نے قریش کے اسلام لانے سے تعبیر کیا۔

جب یہ مہاجرین مکہ پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ حالات پہلے سے بھی زیادہ ابتر ہو چکے ہیں۔ اب قریش نے ان واپس آنے والوں پر ظلم کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیے، جس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دوبارہ اور اس بار ایک بڑے گروہ کو حبشہ بھیجنے کا فیصلہ کیا۔

- **دوسری ہجرتِ حبشہ: وسعت اور تنظیمی ڈھانچہ**

دوسری ہجرت پہلی ہجرت کے مقابلے میں زیادہ مشکل اور منظم تھی۔ اس بار قریش چوکنا تھے اور وہ کسی بھی صورت مسلمانوں کو مکہ سے نکلنے نہیں دینا چاہتے تھے۔ تاہم، اللہ کی مدد سے مسلمانوں کا ایک بڑا قافلہ حبشہ پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس قافلے میں 83 مرد اور 18 یا 19 خواتین شامل تھیں۔ اس بڑے گروہ کی قیادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔

دوسری ہجرت کے مہاجرین میں مکہ کے نامور قبائل کے افراد شامل تھے، جس نے قریش کو سماجی طور پر ہلا کر رکھ دیا۔ مثال کے طور پر، قریش کے بڑے لیڈر ابوسفیان کی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بھی اس ہجرت میں شامل تھیں8۔ یہ ہجرت قریش کے لیے ایک سیاسی اور سماجی شکست تھی کیونکہ وہ اپنے ہی بیٹوں اور بیٹیوں کو اپنے عقیدے پر قائم رکھنے میں ناکام رہے تھے۔

نجاشی کے دربار میں قریش کا وفد اور سفارتی مقابلہ

مسلمانوں کی حبشہ میں سکونت قریش کے لیے ناقابلِ برداشت تھی۔ انہیں ڈر تھا کہ اگر اسلام وہاں جڑیں پکڑ گیا تو یہ ان کے لیے ایک بڑا خطرہ بن سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے عمرو بن العاص اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کو بھاری تحائف دے کر نجاشی کے پاس بھیجا تاکہ وہ مسلمانوں کو واپس مکہ لے آئیں۔ قریش کے سفیروں نے پہلے نجاشی کے درباریوں اور پادریوں کو تحائف دے کر اپنے ساتھ ملایا اور پھر بادشاہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ یہ لوگ "نادان نوجوان" ہیں جنہوں نے اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے اور بادشاہ کے دین (عیسائیت) کو بھی اختیار نہیں کیا۔

نجاشی ایک عادل بادشاہ تھا، اس نے یکطرفہ فیصلہ کرنے کے بجائے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا۔ مسلمانوں نے باہمی مشورے سے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو اپنا ترجمان مقرر کیا۔ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر تاریخِ اسلام کا وہ شاہکار ہے جس نے اسلام کی پوری روح کو چند جملوں میں سمو دیا ہے۔

حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر میں جاہلیت کے نقشے اور اسلام کے لائے ہوئے انقلاب کا موازنہ یوں کیا: "اے بادشاہ! ہم جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، رشتہ داروں سے تعلق توڑتے تھے اور پڑوسیوں کے ساتھ برا سلوک کرتے تھے۔ ہم میں سے طاقتور کمزور کو کھا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ نے ہم میں ایک رسول بھیجا جس کی سچائی، امانت اور پاکدامنی سے ہم پہلے ہی واقف تھے۔ اس نے ہمیں ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور حکم دیا کہ ہم سچ بولیں، امانتیں ادا کریں، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں اور حرام کاموں اور خون ریزی سے بچیں"۔

اس تقریر نے نجاشی پر گہرا اثر ڈالا۔ جب نجاشی نے کلامِ الٰہی سننے کی خواہش کی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے سورہ مریم کی ابتدائی آیات تلاوت کیں۔ ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ سن کر نجاشی اور اس کے پادری اس قدر روئے کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔ نجاشی نے پکار کر کہا: "بے شک یہ کلام اور وہ جو عیسیٰ لائے تھے، ایک ہی چراغ کے نور ہیں"۔ اس نے قریش کے سفیروں کو ناکام واپس بھیج دیا اور مسلمانوں کو اپنی ریاست میں مکمل تحفظ فراہم کیا۔

سیرت نگاری کے ارتقائی اسلوب میں ہجرتِ حبشہ کا تذکرہ

سیرت نگاری کی تاریخ میں ہجرتِ حبشہ کو قلمبند کرنے کے حوالے سے مختلف مناہج اختیار کیے گئے ہیں۔ قدیم کتبِ سیرت جیسے سیرت ابن اسحاق اور سیرت ابن ہشام میں اس واقعے کو قبائلی تناظر، اسناد اور اشعار کی مدد سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسری طرف جدید سیرت نگاروں نے اس واقعے کی سیاسی، دعوتی اور تزویراتی جہتوں پر زیادہ توجہ دی ہے۔

سیرت ابن ہشام: قدیم اسلوب کا نمائندہ

سیرت ابن ہشام (السیرۃ النبویۃ) آٹھویں صدی عیسوی کی تصنیف ہے جو ابن اسحاق کے کام کی تلخیص و تہذیب ہے۔ ابن ہشام کا اسلوب بنیادی طور پر روایتی اور تاریخی ہے۔ ابن ہشام نے ہر مہاجر کا نام اور اس کے قبیلے کی تفصیل دی ہے تاکہ مکی سوسائٹی پر اس کے اثرات کو واضح کیا جا سکے۔ ہجرت کے موقع پر مہاجرین اور مشرکین کی جانب سے

کہے گئے اشعار کو ابن ہشام نے محفوظ کیا ہے، جو اس دور کی نفسیاتی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ قدیم اسلوب کے مطابق ہر بڑے واقعے کی سند بیان کی گئی ہے، اگرچہ سیرت میں محدثین کے مقابلے میں سند کی شرائط میں کچھ نرمی برتی جاتی ہے۔

الرحیق المختوم: جدید تجزیاتی اسلوب

شیخ صفی الرحمن المبارکپوری کی کتاب "الرحیق المختوم" (The Sealed Nectar) جدید سیرت نگاری کا ایک شاہکار ہے جسے رابطہ عالم اسلامی کے مقابلے میں پہلا انعام ملا۔ المبارکپوری کا اسلوب تجزیاتی اور مربوط ہے۔ انہوں نے ہجرتِ حبشہ کو محض ایک کہانی کے طور پر نہیں بلکہ مکی دور کی جدوجہد کے ایک منطقی نتیجے کے طور پر پیش کیا ہے۔ المبارکپوری نے غیر مستند روایات سے گریز کیا ہے اور صرف ان واقعات کو جگہ دی ہے جو صحیح احادیث اور معتبر تاریخی حوالوں سے ثابت ہیں۔ اس کتاب میں ہجرتِ حبشہ کے سیاسی اثرات اور قریش کی سفارتی شکست کو نمایاں کیا گیا ہے۔

سیرتِ مصطفیٰ: محدثانہ اور کلامی اسلوب

مولانا ادریس کاندھلوی کی "سیرتِ مصطفیٰ" برصغیر کے علمی تناظر میں ایک اہم کتاب ہے جو احادیث کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔ کاندھلوی صاحب نے ہجرتِ حبشہ کے ہر پہلو کو صحاح ستہ کی احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے ہجرت کے واقعات سے فقہی مسائل اور عقائد کے نکات استنباط کیے ہیں، جیسے غیر مسلم ریاست میں پناہ لینے کے احکام۔

ہجرتِ حبشہ کے سماجی اور سیاسی اثرات: ایک گہرا مطالعہ

ہجرتِ حبشہ محض چند افراد کا مکہ سے چلے جانا نہیں تھا بلکہ اس کے دوررس نتائج برآمد ہوئے جنہوں نے اسلام کی مستقبل کی تاریخ کو متعین کیا۔

- **قریش کا داخلی بحران**

ہجرتِ حبشہ نے قریش مکہ کو داخلی طور پر تقسیم کر دیا۔ جب مکہ کے معزز ترین خاندانوں کے نوجوانوں نے اپنے دین کے لیے گھر بار چھوڑا تو اس نے قبائلی سرداروں کی اخلاقی پوزیشن کو کمزور کر دیا۔ ابولہب کے سوا بنو ہاشم کے اکثر افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ساتھ دیا، جس کے نتیجے میں قریش نے "شعب ابی طالب" میں بائیکاٹ کی صورت میں ایک سخت ردعمل ظاہر کیا۔ یہ بائیکاٹ دراصل ہجرتِ حبشہ سے پیدا ہونے والی بوکھلاہٹ کا نتیجہ تھا۔

- **بین المذاہب مکالمہ اور عالمی تشخص**

ہجرتِ حبشہ نے اسلام کو پہلی بار ایک عالمی پلیٹ فارم پر متعارف کرایا۔ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی گفتگو نے عیسائیت اور اسلام کے درمیان مشترکات کو واضح کیا۔ یہ اسلام کی پہلی باقاعدہ سفارت کاری تھی جس نے ثابت کیا کہ اسلام عقل، منطق اور اخلاقیات پر مبنی ایک نظام ہے جو کسی بھی مہذب معاشرے میں جگہ پا سکتا ہے۔ اس واقعے کی یاد میں حبشہ (ایتھوپیا) اور اسلام کے تعلقات آج بھی ایک خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

- **تزویراتی ریزرو (Strategic Reserve) کا قیام**

کچھ جدید محققین کا خیال ہے کہ ہجرتِ حبشہ کا ایک مقصد مسلمانوں کے لیے ایک "تزویراتی محفوظ مرکز" (Strategic Reserve) بنانا تھا۔ اگر مکہ میں اسلام کی دعوت کو کچل دیا جاتا یا مدینہ کی ریاست (مستقبل میں) کسی خطرے کا شکار ہوتی تو حبشہ میں موجود مسلمانوں کا یہ گروہ اسلام کی شمع کو روشن رکھنے کے لیے کافی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان مہاجرین کو مدینہ ہجرت کے فوراً بعد واپس نہیں بلایا بلکہ وہ 7 ہجری تک وہیں مقیم رہے۔

- **حبشہ میں مسلمانوں کی زندگی اور واپسی**

حبشہ میں مسلمان تقریباً پندرہ سال مقیم رہے۔ اس دوران انہوں نے نہ صرف اپنے دین پر عمل کیا بلکہ وہاں کے لوگوں میں اسلام کے اخلاق کو بھی عام کیا۔ روایات کے مطابق اس قیام کے دوران 40 سے 50 حبشی افراد نے اسلام قبول کیا۔ نجاشی نے خود بھی اسلام قبول کر لیا تھا، جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب اس کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ میں اس کی نمازِ جنازہ غائبانہ پڑھائی۔

واپسی اور دو ہجرتوں کا ثواب

7 ہجری میں جب خیبر فتح ہوا تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا: "میں نہیں جانتا کہ مجھے خیبر کی فتح پر زیادہ خوشی ہے یا جعفر کی واپسی پر"۔ مدینہ میں مقیم بعض صحابہ نے جب حبشہ کے مہاجرین سے یہ کہا کہ ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حبشہ کے مہاجرین کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "تمہارے لیے دو ہجرتوں کا ثواب ہے: ایک ہجرتِ حبشہ اور دوسری ہجرتِ مدینہ"۔

ہجرتِ حبشہ سے حاصل ہونے والے اسباق اور حکمتیں

ہجرتِ حبشہ کی سیرت نگاری ہمیں کئی ایسے پہلو بتاتی ہے جو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

ہجرت کا پہلا سبق یہ ہے کہ ایمان کی حفاظت کے لیے وطن، خاندان اور مال و دولت کی قربانی دی جاسکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جذباتی فیصلے کے بجائے ایک ایسی جگہ کا انتخاب کیا جہاں حالات مسلمانوں کے حق میں سازگار ہو سکتے تھے۔ حبشہ میں مسلمانوں نے ایک عیسائی اکثریت والے ملک میں ایک مثالی اقلیت کے طور پر زندگی گزاری، جس سے آج کے دور کے ان مسلمانوں کے لیے رہنمائی ملتی ہے جو غیر مسلم ممالک میں مقیم ہیں۔ نجاشی کے عدل نے یہ ثابت کیا کہ انصاف پسند حکمران خواہ وہ کسی بھی مذہب سے ہو، مظلوم کا ساتھ دیتا ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تلاوت نے ثابت کیا کہ قرآن کا کلام دلوں کو پگھلانے کی طاقت رکھتا ہے، بشرطیکہ وہ صحیح موقع اور صحیح اسلوب میں پیش کیا جائے۔

ہجرتِ حبشہ کا یہ واقعہ سیرت نگاری کے آئینے میں ایک ایسی حقیقت بن کر ابھرتا ہے جس نے اسلام کی دعوتی تحریک کو استحکام بخشا اور اسے عالمی سطح پر متعارف کرایا۔ قدیم اور جدید سیرت نگاروں نے اپنے اپنے انداز میں اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سیرت کا ہر گوشہ ہر دور کے لیے نئے معانی اور بصیرتیں رکھتا ہے۔

مصادر و مراجع

- عبدالستار خان۔(2019)۔ ہجرتِ حبشہ۔ کتابستان۔
- شفیع الدین، ش۔(2011)۔ حبشہ کی طرف ہجرت۔ الجزیرہ / الاسلام ڈاٹ آرگ۔ https://al-islam.org/message-thaqalayn/vol-12-no-2-summer-2011/migration-abyssinia-shahnaze-safieddine/migration
- الاحسان ایجوکیشنل فاؤنڈیشن۔ حبشہ کی طرف ہجرت https://ihsan.ca/blogs_22_23/58-sirah-9-migration-to-abyssinia/ \
- ابن ہشام، ابو محمد عبدالملک۔(1948)۔ سیرت ابن ہشام (اردو ترجمہ)۔ حیدرآباد، دکن: جامعہ عثمانیہ 30۔
- المبارکپوری، صفی الرحمن۔(2002)۔ الرحیق المختوم۔ ریاض، سعودی عرب: دارالسلام پبلشرز 17۔
- کاندھلوی، محمد ادریس۔(1965)۔ سیرت مصطفیٰ (جلد اول)۔ کراچی، پاکستان: الطاف اینڈ سنز پبلشرز 36۔
- البصیرہ۔ ہجرتِ حبشہ۔ https://albasirah.com/urdu/hijrat-habsha/
- مدائن پروجیکٹ۔ حبشہ کی طرف ہجرت (ہجرت) https://madainproject.com/migration_to_abyssinia
- اسلام سیو۔(2023)۔ حبشہ کی طرف ہجرت: ظلم و ستم سے نجات یا اسلام کے لیے مرکز کی تلاش؟، https://islamciv.com/2023/02/26/was-the-migration-to-abyssinia-for-fleeing-persecution-or-searching-for-a-base-for-islam/
- الازہار۔ حبشہ کی ہجرت کا تاریخی پس منظر اور مسلم معاشروں پر اس کے اثرات https://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/543
- اسلام آن لائن۔ نبی اکرم ﷺ بطور حکمتِ عملی بنانے والے: حبشہ کی طرف ہجرت۔ : https://islamonline.net/en/prophet-muhammad-as-a-strategic-planner-part-one-migration-to-abyssinia/
- AENSI۔(2012)۔ ابتدائی مسلم تاریخ نگاری میں سیرت کے بیانیے۔ https://www.aensiweb.com/old/anas/2012/959-965.pdf
- کراچی اسلامکس۔ دورِ جدید کی نمایاں سیرت نگاری کا جائزہ۔ https://www.karachiislamicus.com/index.php/ki/article/download/29/16
- اسلام آن لائن۔ نبی ﷺ کی ہجرت نے تاریخ کا دھارا کیسے بدلا۔ https://islamonline.net/en/archive/prophets-migration-hijra-history/

- ریسرچ گیٹ۔(2023)۔ پہلی ہجرت: حبشہ کی طرف صحابہ کی ہجرت کی یاد۔ https://www.researchgate.net/publication/374516903
- قلم انسٹیٹیوٹ۔(2013)۔ حبشہ کی طرف ہجرت (سیرۃ پوڈکاسٹ)۔ https://www.qalaminstitute.org/2013/04/seerah-life-of-the-prophet-the-migration-to-abyssinia/
- گرین ٹیک ایپس فاؤنڈیشن۔ پہلی ہجرت۔ https://seerah.gtaf.org/books/4/chapters/158/the-first-migration/
- رضوی، سید علی اصغر۔ حبشہ کی طرف مسلمانوں کی دو ہجرتیں https://al-islam.org/restatement-history-islam-and-muslims-sayyid-ali-asghar-razwy/two-migrations-muslims-abyssinia
- گرافیاتی۔ حبشہ کی ہجرت پر کتابیات۔ https://www.grafiati.com/en/literature-selections/migration-to-abyssinia/
- الوکاہ۔ جعفر بن ابی طالبؓ۔ https://en.alukah.net/Shariah/0/7301/
- اسلام کالنگ۔(2010)۔ نجاشی کے دربار میں جعفر بن ابی طالبؓ کی تقریر۔ https://islamcalling.wordpress.com/2010/02/26/jafar-ibn-abi-talibs-speech-in-the-court-of-najashi/
- مائی ڈیلی دین۔(2019)۔ جعفر بن ابی طالبؓ کی فصاحت۔ https://mydailydeen.com/2019/06/15/the-eloquence-of-jafar-ibn-abi-talib/
- اسلامک سینٹر۔ جعفر بن ابی طالبؓ کا بیان۔ https://islamiccenter.org/jafar-ibn-abi-talib-takes-word
- ابو امینہ الیاس۔(2012)۔ صحابہ کا نجاشی سے ملاقات۔ https://www.abuaminaelias.com/dailyhadithonline/2012/09/07/sahaba-meet-najashi/
- دارالسلام۔ الرحیق المختوم۔ https://dar-us-salam.com/sealed-nectar-ar-raheequl-makhtum/
- انعام الرحمن، میاں۔(2006)۔ سیرت نبوی اور ہجرت: ایک معنویاتی مطالعہ۔ https://alsharia.org/2006/apr/seerat-e-nabawi-mutaala-prof-inamurrehman
- سنن ڈاٹ کام۔ صحیح مسلم: حدیث 2502-2503 (فضائل صحابہ)۔ https://sunnah.com/muslim/44/241
- ترجمان القرآن۔(2001)۔ ہجرت حبشہ: اسباق اور نتائج۔ https://www.tarjumanulquran.org/articles/jul-2001-hijrat-e-habsha